حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مماثلت اور غیر مبایعین

"الفضل" کی بعض گزشتہ اشاعتوں میں واقعات اور شواہد کے رُو سے ثابت کیا گیا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے کارہائے نمایاں اور اسلامی خدمات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات بھی اس کے مؤید ہیں۔ چنانچہ آپ سبز اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود۔ اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے" (تذکرہ صفحہ ۱۷۱)

گویا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے الہامی اسماء میں سے ایک نام "فضل عمر" ہے۔ اور آپ علاوہ دیگر کمالاتِ روحانیہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مماثلت رکھتے ہیں۔ "پیغام صلح" (۳ جون) نے بھی

"چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

کے عنوان سے اس مشابہت کے خلاف خامہ فرسائی کی ہے۔ مگر "الفضل" نے جو مشابہتیں بیان کی ہیں۔ ان کو غلط ثابت کرنے کی جرأت نہ کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعض خود ساختہ کارنامے پیش کر کے لکھا ہے:۔ کہ

"کیا اچھا ہوتا۔ اگر نامہ نگار صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حسب ذیل کارناموں میں بھی خلافت مآب کی کوئی مشابہت ثابت کرتے"۔

یہ عجیب و غریب "کارنامے" کیا ہیں۔ جو "پیغام صلح" نے پیش کئے ہیں۔ ان میں سے صرف دو کا ذکر سُن لیجئے:۔

"پیغام صلح" نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا "کارنامہ" یہ بتایا ہے۔ کہ آپ نے ایک دفعہ خطبہ میں لوگوں کو نصیحت کی۔ کہ طاقت سے زیادہ مہر نہ باندھا کریں (جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک فیصلہ کے رُو سے حال ہی میں جماعت کو ایک دفعہ پھر اس امر کی طرف توجہ دلا چکے ہیں) اس پر ایک بڑھیا کھڑی ہوئی۔ اور اس نے اسی وقت آپ کو "للکارا"، اور کہا: "خدا تو ہمیں دیتا ہے اور تو ہمیں منع کرتا ہے"۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "مدینہ کی عورتیں عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سمجھدار ہیں"۔

یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بالفاظ "پیغام صلح" سرانجام دیا۔ دوسرا "کارنامہ" یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ کسی نے اعتراض کیا۔ کہ آپ نے جو کرتہ پہن رکھا ہے۔ یہ مالِ غنیمت کی دو چادروں سے بنا ہے۔ حالانکہ آپ کے حصہ میں صرف ایک ہی چادر آئی تھی۔ اس پر آپ نے اپنے بیٹے سے گواہی دلوائی کہ اس نے اپنے حصہ کی چادر مجھے دے دی تھی:۔

اس بارے میں سوال یہ ہے۔ کہ ایک غیر معروف بڑھیا۔ اور ایک نامعلوم الاسم اعرابی کے اعتراضات تاریخی اعتبار سے کیا وقعت رکھتے ہیں۔ کہ ان سے سند لی جائے۔ اگر کوئی جلیل القدر صحابی حضرت عمر پر اعتراض کرتا۔ تو کوئی بات بھی تھی۔ مگر باوجود اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت دس سال تک ممتد رہا۔ کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم یا صاحبِ عقل و خرد مسلمانوں میں سے کسی نے ان پر اس قسم کا کوئی اعتراض کیا ہو اتنے لمبے عرصۂ خلافت کے صرف دو واقعات پیش کرنا۔ اور وہ بھی ان لوگوں کے جو عقل و خرد یا روحانیت کے اعتبار سے کوئی حیثیت نہ رکھتے ہوں۔ بتاتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس طریق کو اپنے لئے موجب ننگ و عار سمجھتے۔ اور روحانیت کے سلب ہو جانے کا باعث یقین کرتے تھے۔ پھر تاریخی طور پر ثابت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفاء پر بغض و کینہ اور شرارت کی بناء پر اعتراضات کرنا کبھی پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جعرانہ مقام پر مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہدیا۔ کہ آپ عدل و انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ اس پر آپ ناراض ہوئے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن کے متعلق غیر مبایعین کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے اعتراضات کرنے کی کھلی آزادی دے رکھی تھی) اس کی گردن اڑانے کو تیار ہو گئے۔ اسی طرح جنگِ حنین کے بعد جب انصار میں سے بعض نوجوانوں نے اعتراض کیا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور مالِ غنیمت مکہ والوں کو دے دیا گیا ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور اتنا ڈانٹا۔ کہ انصار کی رونے روتے گھگی بندھ گئی:۔

پس انبیاء و خلفاء پر اعتراضات کرنا ایمان کا نشان نہیں بلکہ کمزوریٔ ایمان کا ثبوت ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب لکھ چکے ہیں۔ کہ مرید کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ "اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کردے"

(ایک نہائت ضروری اعلان مصنفہ مولوی محمد علی صاحب)

جن لوگوں کو یہ درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ ان میں منافقت کی رگ پائی جاتی ہے۔ وہ پہلے خلفاء پر بھی اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس مشابہت کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ جو اعتراضات پہلے خلفاء پر کئے گئے ہوں۔ وہی اب کئے جائیں۔ بلکہ صرف یہ دیکھنا کافی ہے۔ کہ اعتراضات کرنے والے اس وقت بھی پائے جاتے تھے۔ اور اب بھی پائے جاتے ہیں۔ باقی رہا ان اعتراضات کا جواب دینا اس کے متعلق ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ منافقین اور معاندین کا کوئی ایسا اعتراض نہیں جس کا تحریر اور تقریر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہایت معقول اور مدلل جواب نہ دے چکے ہوں اور سعید الفطرت انسان مطمئن نہ ہوئے ہوں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فتویٰ

ریڈیو اور ریکارڈوں کے ذریعہ گانا سننے کے متعلق

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی چٹھی مورخہ ۲۱ ماہ امان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ملاحظہ سے ہوکر نظارت ہذا میں موصول ہوئی۔ جس میں ریڈیو اور ریکارڈوں کے ذریعہ عورتوں کے گانے کے متعلق سلسلہ کے مفتیان کے فتادے اور نظارت ہذا کا ایک اعلان پیش کرکے استصواب کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ہر دو علماء کے فتادے پیش کئے گئے۔ جن میں ریڈیو یا ریکارڈ کے ذریعہ غیر عورت کا گانا سننا شریعت اسلام کی رو سے ناجائز قرار دیا گیا تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔ کہ

"میں اس بات کا قائل نہیں۔ کہ کسی عورت کا گانا آمنے سامنے ہوکر سننا یا بذریعہ ریڈیو یا گراموفون سننا ایک ہی بات ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم کے گراموفون پر ایک غزل گائی جاتی تھی میرے سامنے سنی اور اس کو منع قرار نہیں دیا۔ البتہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس طرح بُرا اثر پڑسکتا ہے اور ضیاع وقت ہے اس بات کو روکا جاسکتا ہے۔ مگر اس دلیل کی بناء پر اس کی حرمت کا فتوے دینے کو تیار نہیں ہوں۔"

یہ جواب بغرض اطلاع ارسال خدمت ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۱۲ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تاحال پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ابھی علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کو نسبتاً آرام ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

کل ۱۳ احسان کو یوم پیدائش ملک معظم کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور درسگاہوں میں تعطیل رہے گی۔ الفضل کا دفتر بھی بند رہے گا۔ اور ۱۵ احسان کا پرچہ شائع نہیں ہوسکے گا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) حکیم عزیز الدین صاحب ارتوچکوی) قادیان اور (۲) چودہری حاکم دین صاحب چک $\frac{7}{11.L}$ ضلع منٹگمری کے دو عزیز محمد بخش و نام احمد بعارضہ ٹائیفائڈ (۳) اہلیہ صاحبہ مولوی غلام نبی صاحب مصری قادیان بیمار ہیں۔ (۴) سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی فتح الدین صاحب کی صحت اور زندہ رہنے والی نرینہ اولاد کے لئے (۵) بابو عبد الغنی صاحب سٹیشن ماسٹر دالبجھرال کی ایک مشکل سے مخلصی کے لئے دعا کی جائے

بی ٹی میں ایک احمدی خاتون کی شاندار کامیابی } مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے بی۔ٹی کے امتحان سنہ ۱۹۴۱ء میں آمنہ بٹ صاحبہ بنت ڈاکٹر اے بٹ صاحب احمدی پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ تمام یونیورسٹی میں اول رہی ہیں۔ ہم جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

اعلان نکاح:۔ ۱۰ ماہ احسان ۱۳۱۹ ہش حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مرزا اکمل بیگ صاحب کے لڑکے مرزا محمد ایوب بیگ صاحب ملازم دارالسلام افریقہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر سلیمہ سلطانہ بیگم بنت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر لاہور کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خاکسار مرزا عبد المجید کارکن بیت المال

صدر انجمن احمدیہ کے قرضداروں کو انتباہ

نظارت بیت المال کی پیشکردہ تجاویز پر رپورٹ کرنے کے لئے جو سب کمیٹی مجلس مشاورت سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ماہ امان سنہ ۱۳۱۹ ہش کے تعلق میں مقرر ہوئی تھی۔ اس نے پورے غور و خوض کے بعد اس امر پر اظہار افسوس کیا تھا۔ کہ جو وظائف تعلیمی قرضہ حسنہ کی صورت میں آج سے قبل دیئے جاچکے ہیں۔ ان کی واپسی خاطر خواہ نہیں ہورہی۔ اور اس نے سفارش کی تھی۔ کہ نظارت بیت المال اس بارہ میں زیادہ توجہ اور جدوجہد کرے۔ اور جو لوگ ادا نہیں کرتے۔ ان کے خلاف قضاء میں نالش کرکے ڈگری حاصل کرے۔ اور اگر اس پر بھی روپیہ ادا نہ کیا جائے۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اخراج از جماعت اور مقاطعہ کے لئے رپورٹ کی جائے۔ اور بصورت عدم ادائیگی و اصلاح عدالتی کارروائی کی جائے۔

لہذا ان تمام احباب کو جن کے ذمہ اس قسم کا قرضہ حسنہ قابل ادا ہے توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے قرضوں کو حسب وعدہ ادا کرنے کی فکر کریں۔ تاکہ ان کے خلاف مندرجہ بالا اقسام کی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ورنہ اگر ہمیں مجبوراً اس قسم کی نالشیں اور رپورٹیں کرنی پڑیں۔ تو اس پر ان کو کوئی حق شکائت کا نہ ہوگا۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غرض بعثت

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب "اہلحدیث" (۱۰-مئی) میں لکھا تھا:- کہ "مرزا صاحب نے اپنے لئے معیار صدق و کذب یہ قرار دیا ہے۔ کہ میں عیسٰی پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں۔ تو جھوٹا ٹھہروں گا" اور پھر "الفضل" کے ایک پرچہ میں درج شدہ عیسائی مشن کی ایک رپورٹ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناکامی کے ثبوت میں پیش کیا تھا۔ اس کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ کہ دُنیا میں جو نبی آیا ہدایت اور نیکی قائم کرنے اور ضلالت و گمراہی کو مٹانے کے لئے آیا۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ گمراہی کو کلیۃً مٹا دیا گیا ہو۔ حتےٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جو افضل الانبیاءؑ اور خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے وقت بھی دُنیا سے کفر و شرک کلیتہً نیست و نابود نہ ہوا۔ بلکہ مختلف صورتوں میں موجود ہے۔ اس لئے عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑنے کے یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کہ دُنیا کے تختہ پر کوئی مسیحی باقی نہ رہے۔ قرآن کریم سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہود و نصارٰی کا وجود قیامت تک دُنیا میں موجود رہے گا۔ جیسا کہ فرمایا واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیامۃ۔

اسی سلسلہ میں ہم نے لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس مشن کی تکمیل کے لئے خود میعاد مقرر فرما دی ہے۔ اور اس سے قبل اعتراض کرنا دیانت کے خلاف ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے فرمایا ہے:- کہ

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی۔ کہ عیسٰے کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان۔ اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دُنیا میں ایک ہی مذہب۔ اور ایک ہی پیشوا ہو گا"

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑنے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ عیسائیت کا نام لیوا ہی کوئی صفحۂ دہر پر نظر نہ آئے کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی نبوت ہیں۔ اور اسی نہج پر آپ کی صداقت کو پرکھا جائے گا۔ جس رنگ میں دیگر انبیاء نے اپنی اپنی بعثت کی غرض کو پورا کیا۔ وہی آپ میں دیکھا جائیگا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۷۔ جون کے "اہلحدیث" میں پھر اس موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے۔ اپنا اعتراض اور ہمارے جواب کا خلاصہ درج کرنے کے بعد اس پر یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ:-

"آپ کو یہ لکھتے ہوئے کہ تین سو سال کے خاتمہ پر تمام دُنیا میں ایک ہی مذہب اور ایک ہی پیشوا ہو گا۔ آیت مرقومہ بالا یاد نہ رہی۔ اس وقت اگر کوئی یہ کہے گا۔ کہ پہلے کسی نبی کے زمانہ میں تو ایسا نہیں ہوا۔ اب یہ کام کیونکر ہو گیا۔ تو اس کو آپ کیا جواب دیں گے؟ اس کو کہتے ہیں۔

حق بر زبان جاری مے گردد"

گویا مولوی صاحب کے لئے اس بات پر تو کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں۔ کہ عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑنے کے وہ معنی نہیں۔ جو انہوں نے سمجھے کیونکہ ان کے اس مفہوم کے خلاف ہمارے جواب اور اس نظریہ کے متعلق جو کہ انبیاء کی کامیابی کے متعلق ہم نے پیش کیا۔ انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ البتہ ہماری تحریر میں بخیال خویش انہیں ایک تضاد نظر آیا۔ جسے انہوں نے پیش کر دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح عیسٰے پرستی کے ستون کو توڑنے کا مفہوم وہ صحیح طور پر نہ سمجھ سکے تھے۔ اسی طرح اس بات کے سمجھنے میں بھی انہوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ مولوی صاحب نے اس مفروضہ تضاد کی تائید کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی ایک تحریر کا اقتباس پیش کیا ہے۔ جس میں حضور فرماتے ہیں۔ کہ

"خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم بن جائیں۔ اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ مسیح موعود کے زمانہ پر ڈال دی" (چشمۂ معرفت)

لیکن اس نظریہ کی جو وضاحت حضور علیہ السلام نے اس جگہ فرمائی ہے اسے آپ نے نقل نہیں کیا۔ اگر اسے نقل کر دیتے۔ تو معاملہ صاف ہو جاتا۔ اور پتہ لگ جاتا۔ کہ حضور کا منشاء "ایک قوم" اور "ایک مذہب" سے کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یعنی خدا وہ خدا ہے۔ جس نے اپنے رسُول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں۔ کہ خدا کی پیشگوئی میں تخلف ہو۔ اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے۔ جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا" (چشمۂ معرفت صفحہ ۸۳)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ایک مذہب۔ اور ایک قوم سے یہ ہے کہ اسلام دیگر مذاہب کے مقابلہ میں غالب سمجھا جائے گا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ غلبہ کے لئے مغلوب کا ہونا لازمی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کا جو مولوی صاحب نے اپنی تائید میں نقل کیا ہے۔ ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسلام کے سوا دُنیا میں اور کوئی مذہب باقی نہ رہے گا۔ دیگر مذاہب بھی رہیں گے مگر مغلوبیت کی حالت میں۔ اس بات کی تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں

"مقدر یوں ہے۔ کہ وہ جو لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں۔ وہ دن بدن کم ہوتے جائیں گے..... یا نابود ہوتے جائیں گے جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے۔ کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے۔ ایسا ہی اس جماعت کے مخالفوں کا انجام ہو گا۔ اور اس جماعت کے لوگ اپنی تعداد اور قوت مذہب کے رُو سے سب پر غالب ہو جائیں گے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۹)

پس ہم نے جو بات پیش کی۔ وہ یہ نہیں۔ کہ دُنیا میں تین سو سال کے بعد اور کسی مذہب کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ دیگر مذاہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے آگے مغلوب ہو جائیں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے بھی یہی بات واضح ہے جیسا کہ فرمایا۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ کہ میں تیرے ماننے والوں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھونگا۔ اور یہی وہ وعدہ ہے جس کے متعلق ہم کہتے ہیں۔ کہ تین سو سال تک پوری شان کے ساتھ پورا ہو جائے گا۔

کتاب شانِ مصلح موعود پر ایک نظر

مصلح موعود حضرت ام المومنین کا بیٹا ہونا چاہئیے

(۱۹)

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے شان مصلح موعود کے صفحہ ۸۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض کشوف کو بنائے استدلال قرار دیکر یہ بحث بھی اٹھائی ہے۔ کہ مصلح موعود حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے بطن مبارک سے پیدا ہونے والا نہ تھا۔ اس بحث میں گو مصری صاحب نے جدت طرازی سے ضرور کام لیا ہے۔ مگر ان کے استدلال نہایت کمزور اور بودے ہیں۔ انہوں نے اپنے خیال کے ثبوت میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب ۸ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ پیش کیا ہے۔ حضور اس خط میں لکھتے ہیں۔

"شاید عرصہ چار ماہ کا ہوا ہے۔ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا۔ کہ ایک فرزند قوی الطاقتیں کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائیگا اس کا نام بشیر ہوگا۔ سو اب تک میرا قیاسی طور پر یہ خیال تھا۔ کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس باب میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑیگا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پاچکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ اور وہ صاحب اولاد ہوگی اس میں تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ جب الہام ہوا۔ تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے پھل تھے۔ مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں۔ مگر میرے دل میں پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک نہیں۔ کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے جن میں ایک پھل الگ وضع کا ہے۔ سو یہی سمجھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تیسری شادی ہو جائے۔ کیونکہ اس تیسری شادی میں اولاد ہونے کے اشارات پائے جاتے ہیں۔ غالباً اس تیسری شادی کا وقت نزدیک ہے اب دیکھیں کس جگہ ارادہ ازلی نے اس کا ظہور مقدر کر رکھا ہے۔ الہامات اس بارہ میں کثرت سے ہو رہے ہیں۔ اور ربانی ارادہ میں کچھ جوش سا پایا جاتا ہے واللہ یفعل ما یشاء وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔"

مصری صاحب یہ خط نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"تیسری بات اس خط کے مضمون سے یہ پتہ لگتی ہے۔ کہ حضرت ام المومنین سے زندہ رہنے والے تین ہی لڑکے ہونگے اور ان تینوں میں سے کوئی بھی مصلح موعود نہ ہوگا۔" (شان مصلح موعود صـ ۸۲)

ناظرین کرام آپ اس خط کو بغور پڑھ کر دیکھیں کہ مصری صاحب اس خط سے کیسا غلط نتیجہ نکال رہے ہیں اس خط سے تو ہر ادنےٰ تامل سے کام لینے والا بھی نہایت آسانی سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے بطن مبارک سے تین جوان لڑکوں کا قطعاً ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ چار پھلوں کے دکھانے کا ذکر فرمایا ہے جن کا تعلق آپ اس اہلیہ سے سمجھ رہے ہیں۔ جس سے متعلقہ بشارت کا ذکر اس خط میں فرما رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس خط سے ظاہر ہے۔ کہ حضور اپنا اجتہاد اس وقت یہی پیش فرما رہے ہیں۔ کہ یہ چاروں لڑکے اس پارسا طبع اہلیہ سے ہوں گے نہ کہ تین ان میں سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے جن میں سے کوئی مصلح موعود نہ ہوگا۔ اور محض مصلح موعود اس پارسا طبع اہلیہ سے جس سے بموجب حضور کے اجتہاد کے آئندہ نکاح مقدر ہے۔ پس پارسا طبع اہلیہ کی بشارت ملنے کا ساتھ ہی چار پھلوں کے دکھایا جانے کا ذکر تو اس خط میں اس امر پر روشن دلیل ہے۔ کہ مصری صاحب اس خط سے جو مفہوم اخذ کر رہے ہیں۔ وہ اس سے اخذ نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں مصری صاحب کو بھی اس کا احساس تھا کہ اس خط سے یہ مفہوم نہیں لیا جا سکتا اسی لئے وہ اپنے اس خیال کی تائید کے لئے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی ذیل کی روایت پیش کرتے ہیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی فرماتی ہیں۔

"جب میری شادی ہوئی اور میں ایک مہینہ قادیان ٹھہر کر پھر واپس دہلی گئی۔ تو ان ایام میں حضرت مسیح موعود نے مجھے ایک خط لکھا کہ میں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں" یہ الفاظ نقل کرکے مصری صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت ام المومنین کے بطن سے تین جوان لڑکوں کے علاوہ مصلح موعود بننے والا کوئی دوسرا لڑکا نہ دکھلایا جانا اس بات کی بین دلیل ہے کہ وہ لڑکا حضرت ام المومنین کے بطن سے نہیں ہو سکتا۔" (شان مصلح موعود صـ ۸۴)

مصری صاحب نے ان دونوں خطوں کے کشفوں کو ملا کر یہ نتیجہ پیش کیا ہے کہ چار پھلوں والے کشف کے تین پھل وہ تین لڑکے ہیں۔ جن کا اس کشف میں ذکر ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے تین جوان لڑکے دکھائے گئے۔ مگر مصری صاحب اس دوسرے کشف سے یہ نتیجہ نکالنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ کہ مصلح موعود ان تین جوان لڑکوں سے علاوہ کوئی لڑکا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ یہ چاروں لڑکے ہی جو چار پھلوں کی صورت میں دکھائے گئے۔ حضرت ام المومنین کے بطن مبارک سے پیدا ہونے والے تھے۔ کشف میں جس دوسرے نکاح کا ذکر ہے۔ وہ نکاح ظاہری تو ہونے والا نہ تھا۔ بلکہ یہ کشف تعبیر طلب تھا۔ اس لئے حضور کا اور کوئی ایسا نکاح نہ ہوا جس سے چار لڑکے پیدا ہوں۔ لیکن حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے بطن مبارک سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ضرور چار لڑکے دیئے۔ جو بیک وقت زندہ موجود تھے لیکن چونکہ ان میں سے ایک جوانی کو پہنچنے والا نہ تھا۔ اس لئے اس خط والے کشف میں جو حضور نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو لکھا۔ حضور کو حضرت ام المومنین سے تین جوان لڑکے دکھائے گئے۔

اور یہ تین جوان لڑکے وہ تین پھل ہیں۔ جو آم کی شکل میں دکھائے گئے۔ بلکہ ایک لڑکا ان میں سے وہ سبز رنگ کا بڑا پھل ہے۔ جو اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہ تھا۔ اور باقی دو جوان لڑکے ان تین پھلوں میں سے ہیں۔ جو آم کے پھل کی شکل میں دکھائے گئے تیسرا آم کی شکل میں دکھایا جانے والا لڑکا جوانی کو نہ پہنچا۔ اور آٹھ سال سے کچھ مہینے زائد عمر پا کر فوت ہو گیا۔ مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں یہ ہرگز نہیں کہ مصلح موعود جو سبز رنگ کے بڑے پھل کی شکل میں دکھایا گیا۔ یہ باقی تین پھلوں سے بعد میں دکھایا گیا۔ یا یہ کہ اس کے لئے پیدائش کے لحاظ سے چوتھا لڑکا ہونا چاہیئے۔ بلکہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دئیے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے۔"

اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود کے لئے حضور اس وقت یہ ضروری شرط نہیں سمجھتے تھے۔ کہ وہ حضور کا کوئی چوتھا لڑکا ہو گا۔ بلکہ ان چار لڑکوں سے جو چار پھلوں کی شکل میں دکھائے گئے۔ کسی ایک لڑکے کا مصلح موعود ہونا ضروری سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے بطن مبارک سے ان ہر دو کشفوں کے بعد بشیر اول پیدا ہوا۔ تو آپ نے اجتہاداً اسے مصلح موعود گمان فرمایا۔ حالانکہ وہ آپ کا پہلا لڑکا تھا۔ اور جب وہ فوت ہو گیا۔ تو پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام حضور نے بطور تفاول دوسرا بشیر اور محمود رکھا۔ جو مصلح موعود کے امتیازی الہامی نام ہیں اور ساتھ ہی یہ لکھا۔ کہ تعجب نہیں یہی لڑکا موعود لڑکا ہو (ملاحظہ ہو اشتہار تکمیل تبلیغ) حالانکہ آپ بشیر اول کی وفات کے بعد پہلے لڑکے تھے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں پیدا ہوئے۔

پس حضور کے اجتہادات سے ظاہر ہے کہ حضور کے نزدیک ان ہر دو خطوں کا یہ ہرگز مفہوم نہ تھا۔ کہ اگر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے تین جوان لڑکوں میں سے کوئی مصلح موعود ہو جائے۔ تو یہ امر کشوف والہامات کے خلاف ہو گا۔

پس مصری صاحب کو کوئی حق نہیں۔ کہ مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاول والے خط میں مذکور چار پھلوں سے وہ تین کا تعلق تو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے تسلیم کریں۔ اور چوتھے پھل کا تعلق تسلیم نہ کریں۔ کیونکہ دوسرے کشف میں تین جوان لڑکوں کا دکھایا جانا محض اس امر پر دال تھا۔ کہ چوتھا لڑکا ان پھلوں میں سے جوانی کو نہیں پہونچے گا۔ بلکہ چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جائے گا۔

پس یہ چار پھل جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دکھائے گئے۔ ان میں کسی کا بھی کسی آئندہ منکوحہ کے بطن سے پیدا ہونا ضروری نہ تھا۔ کیونکہ آئندہ تو کوئی نکاح ہونے والا ہی نہ تھا۔ چنانچہ کوئی نکاح نہ ہوا کیونکہ کشف میں نکاح کی جو بشارت تھی۔ وہ تعبیر طلب تھی۔

پس اس کشف کے تین لڑکوں کو جب مصری صاحب نے حضرت ام المومنین کے بطن سے پیدا ہونے والے لڑکے تسلیم کر لیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ جس لڑکے کو وہ مصلح موعود سمجھتے ہیں۔ اس کا حضرت ام المومنین کے بطن سے پیدا ہونا تسلیم نہ کریں۔ چونکہ بموجب اس کشف کے جو حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا مصلح موعود کا ان چار پھلوں (لڑکوں) میں سے ایک پھل (لڑکا) ہونا ضروری تھا۔ اس لئے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان تین جوان لڑکوں میں سے ہی کوئی نہ کوئی لڑکا ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ کشف یہ بتاتا ہے کہ مصلح موعود ان چار پھلوں میں سے بڑا پھل ہے پس صاف طور پر معین ہو گیا۔ کہ مصلح موعود صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں۔ جو اپنے بھائیوں میں سے عمر میں بڑا ہونے کے علاوہ خلیفہ ثانی ہونے کی وجہ سے رتبہ میں بڑے ہیں۔

ہماری اس توجیہہ پر مصری صاحب ایک سوال کر سکتے ہیں۔ جس کا دفع دخل مقدر کے طور پر میں جواب دے دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ مصری صاحب کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر میاں مبارک احمد صاحب کو جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جانے والے تھے۔ ان چار پھلوں میں شمار کیا جائے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ بشیر اول مرحوم کو شامل کر کے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پانچ پھل نہ دکھائے۔ کیونکہ پھلوں کے دکھائے جانے والا کشف بشیر اول کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔

اس کے جواب میں یاد رہے۔ کہ کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیک وقت چار پھلوں کا دکھایا جانا اس امر پر دال ہے۔ کہ حضور کے یہ چاروں فرزند ایک وقت اکٹھے بقید حیات موجود ہوں۔ لیکن بشیر اول نے چونکہ چند ماہ کا ہو کر ایسے وقت میں فوت ہو جانا تھا۔ جب کہ ابھی اس کا کوئی حقیقی بھائی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے بشیر اول کو ان چار پھلوں میں شامل نہ کیا۔

اس جواب کے علاوہ اس کا ایک اور نہایت موزون جواب دوسرے مضمون میں عرض کیا جائے گا۔

خاکسار

قاضی محمد نذیر لائل پوری از قادیان

لباس کی سادگی

کھانا اور پہننا انسانی زندگی کے لئے دو اہم چیزیں ہیں۔ تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی میں جہاں کھانے کی سادگی پر زور دیا گیا ہے۔ وہاں لباس کی سادگی اور اس میں کفایت شعاری بھی نہایت ضروری ٹھہرائی گئی ہے۔ لباس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ عریانی نہ ہو۔ اور مناسب زینت ہو۔ لیکن بہت سے لوگ زینت کے مفہوم میں اس حد تک تجاوز کر جاتے ہیں۔ کہ فخر اور فیشن کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اور لباس کی بڑی غرض نمائش قرار دیتے ہیں۔ اس طرح ضیاع مال کے علاوہ ایک خطرناک قومی نقصان یہ ہوتا ہے۔ کہ امراء اور غرباء کے تعلقات میں ایک وسیع خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ اور وہ مل کر کوئی کام نہیں کر سکتے۔ بلکہ کام کرنا تو الگ رہا۔ پر تکلف لباس والے امیر کو تو یہ بھی گوارا نہیں ہوتا۔ کہ کسی غریب کو پاس بیٹھنے دے۔ اس طرح جو نفرت ایک دوسرے کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔

لباس کو اللہ تعالےٰ نے انسان کے فائدے اور آرام کے لئے بنایا ہے۔ لیکن جو لوگ پر تکلف لباس پہنتے ہیں۔ انہیں لباس کا خادم بننا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت اس کا خیال رکھتے ہیں۔ اور لباس بجائے ان کے لئے سکھ کا موجب ہونے کے دکھ کا باعث ہو جاتا ہے۔

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کے لوگوں سے لباس کے متعلق جو یہ مطالبہ فرمایا ہے کہ

"جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں۔ وہ ان کے خراب ہونے تک اور کپڑے نہ بنوائیں۔ اور جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں۔ وہ نصف یا تین چوتھائی یا ⅔ پر آ جائیں۔ اور جو عورتیں اس میں شامل ہوں وہ اپنے اوپر ایسی ہی پابندی کر لیں۔ کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں گی۔ بلکہ ضرورت پر کپڑا لیں گی..... وہ گوٹہ کناری اور فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں"

غیر مبایعین کے تبلیغی مشنوں کی حقیقت

غیر مبایعین کو حقائق کے مسخ کرنے اور واقعات کو غلط رنگ میں پیش کرنے کی خوب مہارت ہے۔ بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ان کا عام طریق ہے۔ "پیغام صلح" نے ۲۶ مئی کو ایک خاص پرچہ "مسیح موعود نمبر" کے نام سے شائع کیا ہے۔ غیر مبائع مضمون نگاروں نے اس نمبر کو خاص طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف وقف کیا ہے۔ اس میں تاریخی غلطیوں کا ایک انبار ہے۔ غلط بیانیوں کے کثیر مجموعہ میں سے ایک نمونہ درج ذیل ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ لاہور نے یورپ میں چار اسلامی مشن قائم کر دیئے ہیں۔ انگلستان جرمنی۔ ہالینڈ۔ سپین" صے

مگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"جماعت لاہور کی ہمت سے یورپ میں جو رکز جاہلیت ہے تین مشن کام کر رہے ہیں" صفہ ۵

غیر مبایعین فرمائیں۔ کہ کیا یہ دونو بیان درست ہیں؟ اگر نہیں تو ان میں سے کونسا غلط اور کونسا درست ہے؟ مولوی محمد علی صاحب کا۔ یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا۔ پھر یہ بتایا جائے۔ کہ انگلستان میں غیر مبایعین نے کونسا مشن قائم کیا۔ وہاں کون مشنری ہے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب نے ووکنگ مشن کو ہی "جماعت احمدیہ لاہور" کا مشن قرار دے دیا ہے۔ جس کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ اس کا احمدیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں؟ ہاں یہ بھی بتائیں۔ کہ سپین میں کب مشن قائم ہوا۔ آج کل وہاں کونسے مشنری ہیں۔ اور کتنے عرصہ سے ہیں؟ "پیغام صلح" کے ذریعہ تو سالہا سال سے سپین مشن کے لئے آدمی کی تلاش ہو رہی ہے۔ اور سرمایہ جمع کرنے کی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ ہمارے دوستوں کو یاد ہوگا۔ کہ انہوں نے سیالکوٹ کے ایک نوجوان گریجوایٹ کو وہاں کے لئے مخصوص کر کے کئی سال پیشتر اس کا فوٹو بھی شائع کیا تھا۔ مگر معاملہ جوں کا توں رہا کیا اس کی وجہ بھی بتائی جائے گی؟ جرمن اور ہالینڈ مشن کے متعلق اس وقت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بہر حال جناب مولوی صاحب اور جناب ڈاکٹر صاحب کے بیان میں تطبیق مطلوب ہے۔ کیا "پیغام صلح" اس پر روشنی ڈالے گا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع مرشد آباد

قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ بنگال لکھتے ہیں۔ ایک گاؤں کے دو جوان مسلمان اس عاجز کے تبلیغی سفر کا حال ایک احمدی کی زبانی سنکر میرے ملنے کے لئے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بصرت پور کے مکان پر پہنچے اور تین دن تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تحقیقات کرتے رہے۔ پھر اپنے گاؤں والوں سے سب حالات بیان کر کے ایک جلسہ منعقد کرنے کا اشتہار دیا۔ اور قریباً ۵۰ ملحقہ دیہات میں تقسیم کیا۔ چنانچہ ۸ مئی کو جلسہ کیا گیا۔ جس میں تین ہزار کے مجمع میں تین احمدی مبلغین نے تقاریر کیں۔ بعد جلسہ تین دن تک مولوی محمد سعید صاحب لوکل مبلغ بنگال۔ اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور میں نے اس گاؤں میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔ ایک صاحب نے بیعت کی۔ یہاں پر کوئی دینی مکتب نہیں تھا۔ اب اس عاجز نے ۱۳ مئی سے یہاں مدرسۃ البنات کھول دیا ہے۔ ۲۰ لڑکیاں داخل ہو گئی ہیں۔ بعض مرد بھی قرآن کریم باترجمہ۔ سادہ اور احادیث پڑھنے لگے ہیں۔ اس گاؤں میں اور قرب و جوار کے دیہات میں احمدیت کا چرچا ہونے لگ گیا ہے۔

مالابار

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ متعینہ ساحل مالابار و سیلون نے حال ہی میں ریاست ٹراونکور کا دورہ کیا۔ چونکہ ریاست مذکور کے مشہور قصبہ الپی کے چند نوجوان سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے لٹریچر سے متاثر ہو کر احمدیت کے معتقد ہو چکے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے ان سے ملاقات کی اور ان کو حقیقت احمدیت سے آگاہ کیا۔ اب مولوی صاحب مالابار شمالی میں آ گئے ہیں۔ اور پنگاڑی وکنانور میں جماعت کی تربیت اور تقاریر کر رہے ہیں۔

کلکتہ

کلکتہ میں مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی مبلغ سلسلہ احمدیہ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں کوشاں ہیں۔ آپ نے حال ہی میں ویلنگٹن سکوائر میں جلسہ عام کیا حاضری خاصی تھی۔ مولوی امیر علی صاحب، مسٹر دوست محمد خان صاحب وکیل اور مولانا ظل الرحمن صاحب نے تقریریں کیں۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض بنی نوع انسان کو اخوت کا پیغام دینا تھا۔ اسی پیغام کی مصائب آشنا دنیا کو ضرورت ہے۔

(مرتبہ نشر و اشاعت)

ڈاکٹر مظہر حسین صاحب کا تبادلہ

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مظہر حسین صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس اسسٹنٹ سرجن انچارج سول ہسپتال بٹالہ تبدیل ہو کر شاہ پور جا رہے ہیں ڈاکٹر صاحب جتنا عرصہ بٹالہ میں رہے ہیں۔ اپنے حسن سلوک و حسن اخلاق کی وجہ سے بہت مقبول رہے قادیان میں بھی ان کے ایسے دوست ہیں۔ جنہیں ان کے تبادلہ کا افسوس ہے لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ ترقی پر جا رہے ہیں۔ اور شاہ پور جیل میں بطور سپرنٹنڈنٹ متعین ہوئے ہیں۔ آج آپ قادیان آئے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ احباب سے بھی ملاقات کی۔ دعا ہے۔ کہ آپ جہاں بھی رہیں نیک نام رہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۱ جون حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ بحیرہ روم میں مختلف مقامات پر بحری سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اول اس لئے کہ اٹلی کے جہازوں کی ناکہ بندی ہو جائے اور دوسرے اس لئے کہ وہ اپنے پڑوسی چھوٹے چھوٹے ملکوں پر حملہ نہ کر سکے۔ ان سرنگوں کا سلسلہ افریقی ساحل تک پہنچایا ہے۔ سویز اور عدن کا رستہ اٹلی کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

پیرس ۱۱ جون۔ آج صبح جب لوگ خواب سے بیدار ہوئے تو پیرس کو غلیظ دھوئیں کے سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہوا پایا۔ جو دشمن کے آتشگیر بموں سے اردگرد کے علاقہ میں لگی ہوئی آگ کا تھا۔ غیر ملکی سفارت خانے سب یہاں سے جا چکے ہیں۔ پیرس کے حفاظتی مورچوں پر سخت جنگ ہو رہی ہے۔ فرانسیسی افواج مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ وزیراعظم محاذ جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

لاہور ۱۱ جون۔ گذشتہ شب اڑھائی بجے پولیس نے دس مسجدوں پر جن میں خاکسار پناہ گزین تھے چھاپے مارے۔ بعض مساجد کے دروازے خاکساروں نے اندر سے بند کر لئے۔ تو ان کو توڑ دیا گیا۔ بعض مسجدوں میں مزاحمت ہوئی۔ ایک مسجد میں سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے خود حفاظتی میں ریوالور سے فائر کئے۔ جو دو خاکسار زخمی اور ایک ہلاک ہوا۔ کئی مساجد میں آنسو رلانے والی گیس استعمال کی گئی۔ جس کے ازالہ کے لئے خاکساروں نے آگ جلا دی۔

شملہ ۱۱ جون۔ یہاں کے باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ وزیر ہند عنقریب اعلان کر دیں گے۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دیدیا جائے گا۔

لنڈن ۱۱ جون۔ روم سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اٹلی کی فوجیں حبشہ سے افریقہ کی برطانوی نوآبادی کینیا کی سرحدات پر جمع ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۱۱ جون۔ آج ہاؤس آف کامنز میں وزیراعظم کے بجائے مسٹر اٹیلے نے حالات جنگ کے متعلق بیان دیا۔ اور کہا کہ دوسرے محاذوں پر شدید دباؤ کی وجہ سے ناروے سے اتحادی افواج بلائی گئی ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ اتحادیوں کی جتنی بھی فوج ممکن ہو مرکزی محاذ پر جمع کر دی جائے۔ اٹلی کے اعلان جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ تاریخ میں کوئی مثال ایسی نہیں۔ کہ کسی قوم کو اس طرح کسی معمولی بہانے کی آڑ میں جنگ میں دھکیل دیا گیا ہو۔ ہماری اطالوی عوام سے کوئی لڑائی نہیں۔ اس حملہ سے ہم میں کوئی ہراس پیدا نہیں ہوا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایک شخص کے نفسانی طمع کے باعث اطالوی عوام تباہ ہو جائیں گے اٹلی بہت جلد اپنے کو ناکہ بندی میں جکڑا ہوا پائے گا۔ آپ نے وزیراعظم اور وزیر خارجہ کی انتہائی مصروفیت کا ذکر کیا۔

لاہور ۱۱ جون وزیراعظم پنجاب نے ایک طویل بیان میں کہا ہے کہ حکومت کو اپنے خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ خاکساروں کا تعلق دشمن کے ساتھ ہے۔ گو ممکن ہے اس میں کام کرنے والے بعض اس سے آگاہ نہ ہوں۔

پیرس ۱۲ جون۔ ایک فوجی افسر کا بیان ہے۔ کہ اس وقت تک اٹلی نے کوئی حملہ نہیں کیا۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے اٹلی پر پرواز شروع کر دی ہے۔ برطانیہ کے محکمہ فضائی کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل رات رائل ایئر فورس کے طیاروں نے شمالی اٹلی پر پرواز کی۔ اور فوجی جگہوں پر بم برسائے۔ آج سویرے روم میں ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم ہوا۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ پہلے آدھا اندھیرا اور آدھا اجالا تھا۔ مگر الارم کے بعد سب اندھیرا ہو گیا

لنڈن ۱۲ جون۔ آج انقرہ میں ترکی کیبنٹ کا جلسہ ہو گا۔ جس میں اٹلی کے اعلان جنگ سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ امید ہے کہ حکومت ترکی آج رات کسی فیصلہ پر پہنچ جائے گی۔

پیرس ۱۲ جون ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ مغربی محاذ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور سارے محاذ پر اس کا زور ہے۔

جنیوا ۱۲ جون۔ آج صبح شہر کے باہر کی ایک بستی پر کسی نامعلوم ہوائی جہاز نے بم گرائے۔ دو اشخاص ہلاک اور بارہ مجروح ہوئے۔ جھیل جنیوا کے کے آس پاس کئی جگہوں پر بھی بم برسائے گئے۔

شملہ ۱۲ جون۔ حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کو لکھا ہے کہ سول گارڈ مرتب کرنے کی طرف توجہ کی جائے۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس سلسلہ میں حکومت ہند صوبوں کو مالی امداد بھی دے گی۔

لاہور ۱۲ جون خاکساروں سے ہمدردی کے طور پر کل جو ہڑتال ہوئی تھی وہ ختم ہو گئی۔ آج حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سنہری مسجد میں خاکسار پھر جمع ہو رہے ہیں۔

دہلی ۱۲ جون مہاراجہ دربھنگہ نے ملک معظم کے یوم پیدائش پر حکومت برطانیہ کو چھ ایمبولینس کاریں اور پیش کی ہیں۔ اس سے قبل آپ ایک پورا دستہ دے چکے ہیں۔

لنڈن ۱۲ جون۔ قاہرہ کی ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ حکومت اٹلی نے مصر کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی آج تیسرے پہر مصری پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ ایوان کے باہر لوگوں کا بھاری ہجوم تھا۔

الپس کے مورچوں پر اٹلی کی بہت سی فوج اور سامان جنگ پہنچ گیا ہے مگر ابھی حملہ نہیں ہوا۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے بمبار ہوائی جہازوں نے اطالوی شہر موبالے (جو کینیا اور حبشہ کی سرحد پر ہے) اور بعض دوسرے فوجی مقامات پر خوب بم برسائے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے لیبیا اور مشرقی افریقہ کے اطالوی علاقوں پر بھی حملے کئے ہیں جنوبی افریقہ کی حکومت کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کل حبشہ کے کئی فوجی مقامات پر ہوائی حملے کئے گئے۔ اور عمارتوں اور سڑکوں کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔ سب ہوائی جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

روم ۱۲ جون آج لڑائی کے متعلق اطالوی حکومت نے پہلا اعلان شائع کیا۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اٹلی کی بحری۔ بری اور ہوائی فوجیں اپنے اپنے ٹھکانوں پر جو پہلے سے تجویز کر لئے گئے تھے پہنچ گئی ہیں۔ اطالوی طیاروں نے مالٹا پر دوبارہ بم برسائے اور اپنے اڈوں پر واپس آ گئے لیبیا میں دو انگریزی ہوائی جہاز نیچے گرا لئے گئے۔ آج مالٹا پر پھر حملہ کیا گیا۔ انگریزی توپوں نے خوب گولے برسائے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لڑائی کی مشکلات اور بڑھ گئی ہیں۔ جرمن فوج کے مسلح موٹر دستے دھوئیں کے بادل چھوڑ کر اس کی آڑ میں کشتیوں کے پل بنا کر فرانسیسی مورچوں میں آ گھسے ہیں۔ جنرل ویگان اس کی پرواہ کئے بغیر کہ کون کون سا علاقہ خالی کرنا پڑا ہے۔ دشمن کی فوج کو تھکا رہے ہیں فرانسیسی فوجیں بھی بار بار جوابی حملے کر رہی ہیں۔ جرمن پیدل فوجیں اب کچھ تھکی ہوئی نظر آتی ہیں۔ سب سے زیادہ امید افزا پہلو یہ ہے کہ دشمن کو ایک ایک گز کے لئے سخت لڑائی کرنی پڑتی ہے

پیرس ۱۲ جون دس لاکھ لوگ شہر چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ دوکانیں بند ہو چکی ہیں۔ اب صرف وہ لوگ باقی ہیں جو کارخانوں وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ یا شہر کے دفاع کی خدمات پر مامور ہیں۔ فرانسیسی حکومت اور ریڈیو سٹیشن بھی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔